جناب والا :

میں حکومت مغربی پاکستان کا بجٹ برائے سال ۱۹٦٦-٦۷ء ایوان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔

اس بجٹ کو مختصر اور جامع دستاویزات کی شکل میں مرتب کیا گیا ھے جن میں نہ صرف آمدنی اور اخراجات کے اعداد و شمار دئیے گئے ھیں ۔ بلکہ حکومت کی مالیاتی پالیسیوں کو بھی صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ھے ۔ وہ بھاری بھرکم دستاویزات جن میں اھم حقائق عام تفصیلات کے گورکھ دھندے میں نہاں ھیں اور جو صرف افسران حسابات کے مطلب کی چیز ھیں اب ایوان میں پیش نہیں کی جا رھی ھیں ۔ تا ھم انہیں حسب خواھش مہیا کیا جا سکتا ھے ۔

۱۹٦٦-٦۷ء کا بجٹ سات دستاویزات پر مشتمل ھے جنہیں جناب گورنر مغربی پاکستان کے حکم کے تحت ایوان کے روبرو پیش کر دیا گیا ھے ۔ جلد اول میں سالانہ بجٹ کا خلاصہ ایک کیفیت نامے کی صورت میں ھے ۔ جلد دوم میں چھوٹی اور بڑی مدات حسابات کے تحت صوبائی وصولیات کی تفصیل دی گئی ھے ۔ جلد سوم و چہارم میں غیر تصویبی اخراجات کے تخمینے اور ترقیاتی و غیر ترقیاتی امدادی رقوم کے لئے مطالبات ھیں ۔ جلد پنجم میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تفصیلات درج ھیں اور گو یہ سالانہ بجٹ کے کیفیت نامے کا جزو نہیں تاھم یہ تیسرے پنج سالہ منصوبے کو عملی جامعہ پہنانے کے لئے کئے گئے مالیاتی اقدامات کا ایک ضروری ریکارڈ ھے ۔ جلد ششم کو آئین پاکستان کی دفعہ ۴۲ کے مطابق مرتب کیا گیا ھے ۔ اور اس کا تعلق طویل المیعاد منصوبوں کی مرحلہ وار سرمایہ کاری سے ھے ۔ آخری جلد ایک یادداشت ھے جس میں ان سب امور کی وضاحت ایک بیانیہ پیرائے میں کی گئی ھے جو دیگر جلدوں میں اعداد و شمار کی صورت میں درج ھیں ۔

بجٹ کی ان دستاویزات کے علاوہ میں اس ایوان کے روبرو ایک قرطاس ابیض اور ایک اور دستاویز موسومہ بہ ''بجٹ سازی کا پس منظر'' پیش کر رھا ھوں ۔

قرطاس ابیض میں بجٹ وسائل سرکاری قرضے غیر ترقیاتی اخراجات اور ترقیاتی پروگرام کا جائزہ لیا گیا ھے ۔ ''بجٹ سازی کا پس منظر'' کو پہلی مرتبہ پیش کیا جا رھا ھے ۔ اسے اس غرض سے مرتب کیا گیا ھے کہ اس ایوان کے معزز ارکان کو حوالوں میں سہولت حاصل ھو سکے ۔ اس میں بجٹ کیلنڈر بجٹ سے متعلق اصطلاحات کی تعریف آئین پاکستان کی رو سے مقرر شدہ مالیاتی ضابطہ کار تیسرے پنج سالہ

منصوبے میں ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کے درمیان فرق اور محکمہ مالیات کے تنظیمی ڈھانچے کا چارٹ شامل ہیں - مجھے یقین ہے کہ یہ دستاویز اپنی معمولی ضخامت کے باوصف ''بقامت کہتر بقیمت بہتر،، کے مصداق غیر معمولی طور پر مفید ثابت ہو گی -

اس ایوان کے روبرو ۶۷-۱۹۶۶ء کے بجٹ کے تخمینوں کی وضاحت سے قبل مجھے اجازت دیجئے کہ میں ۶۵-۱۹۶۴ء کے حسابات اور ۶۶-۱۹۶۵ء کے ترمیم شدہ تخمینوں کے بارے میں چند باتیں عرض کر سکوں -

حسابات -

۶۵-۱۹۶۴ء کے حسابات جناب کمپٹرولر اور اڈیٹر جنرل کی طرف سے موجودہ مالیاتی سال کے دوران میں موصول ہوئے تھے - یہ حسابات ۲۲ کروڑ روپے کے محاصل کا فاضلہ ظاہر کرتے ہیں جس سے اخراجات سرمایہ کی سرمایہ اندازی کے لئے استفادہ کیا گیا - ۵۶-۱۹۵۵ء سے ۶۵-۱۹۶۴ء تک دس برسوں کے حسابات جاریہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کل وصولیات محاصل ۹۶۵ کروڑ روپے تھیں جب کہ ان کے مقابل کل اخراجات محاصل ۸۴۶ کروڑ روپے تھے - ان دس برسوں کی مدت میں حساب محاصل کی مد میں ۱۱۹ کروڑ روپے کی رقم فاضل رہی ہے - تاہم حساب سرمایہ پر اخراجات ۵۹۷ کروڑ روپے تک تھے جن میں سے صرف ۱۳۴ کروڑ روپے محاصل اور مرکزی تجارت کے فاضلات سے لئے گئے تھے - باقی ۴۶۳ کروڑ روپے سرکاری قرضوں کی مختلف صورتوں میں مثلاً مرکزی حکومت کا نقد ترقیاتی قرضہ غیر ملکی قرضہ جات مارکیٹ کے قرضہ جات غیر سرمایہ بند قرضہ اور امانتوں سے پورے کئے گئے - اس کے علاوہ دس برس کی اس مدت کے دوران میں بقایاجات زر نقد میں سے بھی ۶ کروڑ روپے کی رقم حاصل کی گئی -

وحدت مغربی پاکستان کے بعد پہلے دس برسوں کے دوران میں صوبے کے مالیاتی معمولات بحیثیت مجموعی تسلی بخش رہے ہیں - ۵۶-۱۹۵۵ میں بجٹ کے محاصل کی کل وصولیات ۵۱.۰۶ کروڑ روپے تھیں جب کہ ۶۵-۱۹۶۴ء میں یہ وصولیات ۱۷۱.۲۹ کروڑ روپے ہیں جو دس برسوں میں ۳۳۵ فیصد اضافہ ظاہر کرتی ہیں - اس اضافے کے کماحقہ احساس کے لئے صرف اس امر کا اظہار کافی ہے کہ آج صرف دو محکموں یعنی تعلیمات اور صحت پر اخراجات ۵۶-۱۹۵۵ء کے بجٹ کے محاصل کے تحت کل اخراجات سے زیادہ ہیں - یہ اضافہ ایک تو صوبے کے انضمام کی وجہ سے ہے جو حکومت کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ مصنوعی انتظامی حد بندیوں کی رکاوٹوں کو

خاطر میں لائے بغیر اقتصادی مسائل پر بھر پور توجہ دے سکے - دوسرے اس کی وجہ موجودہ حکومت کی ٹھوس مالیاتی اور دور رس اقتصادی پالیسیاں ھیں -

۱۹۶۵-۶۶ء کی اھم خصوصیات -

مالیاتی سال ۱۹۶۵-۶۶ء کی جو اب قریب‌الاختتام ھے متعدد غیر معمولی خصوصیات تھیں جن کی وجہ سے خصوصی، اور کسی حد تک غیر روایتی مالیاتی اقدامات کرنا ناگزیر ھوگیا - اس سال کی چند ایک اھم خصوصیات حسب ذیل ھیں :—

(۱) یہ تیسرے پنجسالہ منصوبے کا پہلا سال تھا جس کا آغاز دوسرے منصوبے کے کامیاب اختتام کے جلو میں ھوا - امیدیں بلند تھیں اور اخراجات وافر - سالانہ ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۰-۶۱ء (ترمیم شدہ تخمینہ) میں ۶۷.۰ء کروڑ روپے سے بڑھ کر ۱۹۶۴-۶۵ء (ترمیم شدہ تخمینہ) میں ۱۷۷۰۶ء کروڑ روپے تک جا پہنچا تھا - اس بھاری اضافے نے نہ صرف توقعات میں اضافہ کیا بلکہ ترقیاتی اخراجات کے اضافہ شدہ مصارف کو کھپانے کے لئے بھی کافی استعداد پیدا کر دی - اس لحاظ سے یہ ایک فطری امر تھا کہ گزشتہ پانچ برسوں میں ترقیاتی اخراجات میں اضافے کا جو رحجان قائم ھوا تھا وہ ۱۹۶۵-۶۶ء میں بھی جاری رھے - متعدد نئی ترقیاتی سکیموں سے ' اصولی طور پر اتفاق کیا گیا اور انہیں اس توقع پر سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لیا گیا کہ یہ سال کے دوران میں باضابطہ طور پر منظور ھو جائیں گی -

(۲) ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کی کوئی نئی تعریف موجود نہ ھونے کی وجہ سے بعض اخراجات جنہیں دوسرے پنجسالہ منصوبے کے اختتام پر غیر ترقیاتی اخراجات کی حیثیت سے دکھایا جانا تھا بدستور ترقیاتی اخراجات کے طور پر دکھائے جاتے رھے -

(۳) صدارتی حکم نمبر ۲۳ بابت ۱۹۶۲ء کے تحت ادائیگی سود کی مد میں تین سال کے لئے ۴ کروڑ روپے سالانہ کی چھوٹ ملی - صوبہ مغربی پاکستان ۳۰ جون ۱۹۶۵ء کو ختم ھونے والے تین برسوں کے دوران ۱۲ کروڑ روپے تک امداد سے مستفید ھوا - مالیاتی سال ۱۹۶۵-۶۶ء میں نہ صرف یہ کہ صوبے کو ۴ کروڑ روپے کی یہ رعایت نہیں ملی بلکہ اس کی مدت کے دوران جمع شدہ بقایا جات کی پہلی قسط کی ادائیگی کے لئے مزید دو کروڑ روپے مہیا کرنے پڑے باالفاظ دیگر ۱۹۶۴-۶۵ء

کے مقابلے میں ۶۶-۱۹۶۵ء کا آغاز سود کی مد میں ۶ کروڑ روپے کے اضافہ شدہ واجبات سے ہوا ۔

(۴) مد سائر خرچ کے لئے وسائل مختص نہیں کئے گئے کیونکہ توقع تھی کہ اس مد کے اخراجات بچتوں کے ذریعے پورے ہوں گے یا پھر اسے باز تصرف کی غرض سے بروئے کار لایا جائے گا ۔

(۵) بیرونی امدادی پروگرام کا سائز کنسوریشم کے اجلاس کے التوا کی وجہ سے متاثر ہوا ۔

(۶) مالیاتی سال کا آغاز رن کچھ میں لڑائی کی وجہ سے ترقیاتی اور غیرترقیاتی اخراجات میں ۵ فیصد تخفیف سے ہوا ۔

(۷) اور آخرش یہ کہ بھارت نے ستمبر ۱۹۶۵ء میں اعلان جنگ کے بغیر پاکستان پر حملہ کر دیا ۔ اس جنگ میں ہماری قابل قدر مسلح افواج اور لائق تحسین عوام نے جوش جہاد سے سرشار ہو کر دشمن کا مقابلہ کیا ۔ جیسے کہ تمام جنگوں کا خاصہ ہوتا ہے اس جنگ نے بھی بجٹ میں مقرر آمدنی اور اخراجات کی سطحوں کو متاثر کیا ۔

ان تمام اہم لیکن مالیاتی لحاظ سے ناموافق خصوصیات کے مقابلے میں بظاہر صرف ایک نئی خصوصیت ایسی تھی جس نے صوبائی مالیات کے حق میں کام کیا ۔ قومی مالیاتی کمیشن جو آئین پاکستان کی دفعہ ۱۴۴ (۴) کے تحت قائم کیا گیا تھا نے یہ سفارش کی کہ آمدنی پر ٹیکسوں سیلز ٹیکس جائیے ، تمباکو اور چھالیا پر ایکسائز ڈیوٹی اور پٹ سن اور کپاس پر برآمدی ڈیوٹی سے حاصل شدہ خالص رقوم میں صوبوں کا حصہ بڑھا کر ۶۵ فیصد کر دیا جائے ۔ اور مرکز صرف ۳۵ فیصد حصہ اپنے پاس رکھے ۔ اس سفارش پر بروئے صدارتی حکم مجریہ ۱۹۶۵ء یکم جولائی ۱۹۶۵ء سے عملدرآمد ہوا ۔

قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ناموافق امور سے پیدا شدہ نازک مالیاتی صورت حال سے جسے جنگ نے نازک تر بنا دیا تھا صوبائی حکومت کس طرح عہدہ برآ ہونے میں کامیاب ہوئی ۔ میں اس مرحلے پر ان خصوصی اقدامات کو معرض بحث میں لانے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا جو صوبائی حکومت کی طرف سے اس صورت حال سے نپٹنے کی خاطر اختیار کئے گئے ۔ اب جب کہ موجودہ مالیاتی سال کے صرف دو ہفتے باقی رہ گئے ہیں اور ہنگامی حالات کے نتیجے میں پیدا ہونے والے

تمام مالیاتی مطالبات کوئی نیا محصول لگائے یا پرانے محصولات میں اضافہ کئے بغیر پورے کئے جا چکے ہیں با اطمینان یہ کہا جا سکتا ہے کہ صوبائی حکومت نے اس پچیدہ صورت حال سے عہدہ بر آ ہونے کے لئے جو اقدامات کئے تھے وہ بفضلہ کامیاب رہے ہیں ۔ تا ہم اس سے چند واضع نتائج نکلتے ہیں جن میں سے میں یہاں صرف تین نتائج کا ذکر کروں گا ۔ اول یہ کہ کامیابی عوام کی بھرپور تعاون کی مرہون منت ہے عوام نے آزمائش کے وقت ثابت قدمی، ضرورت کے وقت فیاضی، جدو جہد کے دوران جوش و خروش اور ہنگامی اقتصادی مسائل کے مقابلے میں با وقار حب وطن کا مظاہرہ کیا ۔ اقتصادی طرز عمل کے معروف معیارات کے مطابق ان حالات میں سکون کی جگہ پریشانی استقامت کی بجائے مایوسی اور اخلاقی اور اقتصادی توانائی کی بجائے روپے کی قیمت اور حوصلے دونوں میں کمی آ جاتی ہے ۔ عوام نے اس کے خلاف نئے اور با وقار اقتصادی طرز عمل کی ایک نئی اور روشن مثال قائم کی ہے ۔

دوم یہ کہ ہماری معیشت پر جو شدید دباؤ پڑا اور جس طریقے سے اس کا رد عمل سامنے آیا اس سے اس معیشت کی اندرونی قوت مدافعت اور ایسے صدمات کے مقابلے کی طاقت کا اظہار ہوتا ہے ۔ آخر میں مجھے یہ اعتراف کرنا ہے کہ یہ ملک صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی بالغ نظری کا ممنون احسان ہے جن کی قیادت میں پاکستان مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جا رہا ہے ۔ جناب ملک امیر محمد خان گورنر مغربی پاکستان کی دانش مندانہ رہنمائی نے بھی صوبائی انتظامیہ کو اس قابل بنایا ہے کہ وہ ایسے ہنگامی اقدامات وضع کرے اور بروئے کار لا سکے جن کی وجہ سے ایک غیر یقینی اور آزمائشی سال میں بھی ہماری مالیات کو استحکام حاصل رہا ہے ۔

ترمیم شدہ تخمینہ جات ۱۹۶۵-۶۶ء ۔

اب میں سال ۱۹۶۵-۶۶ ء کے بجٹ محاصل اور بجٹ سرمایہ کے ترمیم شدہ تخمینوں کی طرف آتا ہوں ۔ ۱۹۶۵-۶۶ ء کی وصولیات محاصل کا تخمینہ بجٹ ۱۷۷ء۱۹ کروڑ روپے تھا جب کہ ترمیم شدہ تخمینہ ۱۷۱ء۰۱ کروڑ روپے ہے ۔ ۶ء۱۸ کروڑ روپے کا فرق انکم ٹیکس، سیلز ٹیکس، دفاعی محکموں سے وصولیات سے آمدنی میں کمی اور مرکز اور صوبائی حکومتوں کے درمیان ادائیگی اور متفرق تسویہ جات کی وجہ سے ہے ۔ تاہم کارپوریشن ٹیکس موٹر وھیکلز ایکٹ کے تحت آمدنی آبپاشی اور متفرق مدات حساب میں وصولیات کے ترمیم شدہ تخمینوں میں اضافہ ہوا ہے ۔

۱۹۶۵-۶۶ ء کے لئے اخراجات محاصل کا تخمینہ بجٹ ۱۷۰ء۲۳ کروڑ روپے تھا جب کہ ترمیم شدہ تخمینہ صرف ۱۶۰ء۹۹ کروڑ روپے ہے ۔ ترمیم شدہ تخمینے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اخراجات میں ۹ء۲۴ کروڑ روپے کی بچت کی گئی ہے ۔

ایوان کو یہ جان کر مسرت ہو گی کہ آمدنی میں ۱۸ء٦ کروڑ روپے کی کمی کے باوصف ہنگامی حالات کے دوران آمدنی اوراخراجات کو ایسی سوجھ بوجھ سے استعمال کیا گیا کہ بجٹ پیش کرنے کے وقت ۰۵ء۱ کروڑ روپے کے جس فاضلہ محاصل کا تخمینہ لگایا گیا تھا وہ بڑھ کر ۲.۰ء۵ کروڑ روپے ہو گیا ہے ۔ فاضلہ محاصل میں اس اضافے سے اس احتیاط کی بخوبی عکسی ہوتی ہے جو حکومت ہنگامی حالات کے دوران مالیات کو سنبھالنے کے لئے بروئے کار لاتی رہی ہے ۔

۱۹٦٥-٦٦ ء کے سرمایہ بجٹ میں ۱۰.ء۷۸ کروڑ روپے تک کی وصولیات و اخراجات کی گنجائش رکھی گئی تھی جس کا تعلق ۱۹.۰ کروڑ روپے (خالص) کے سالانہ ترقیاتی پروگرام سے تھا۔ جیسے کہ آپ کو بخوبی علم ہے سالانہ ترقیاتی پروگرام پر دسمبر ۱۹٦٥ء میں نظرثانی کی گئی تھی اور اسے گھٹا کر ۱۳.۰ کروڑ روپے کر دیا گیا تھا۔ حساب سرمایہ پر کل اخراجات کا ترمیم شدہ تخمینہ ۱۰.۳ء۳۸ کروڑ روپے ہے جس میں سے ۹٦ء۷٦ کروڑ روپے سرمایہ بجٹ کے تحت ترقیاتی اخراجات کو ظاہر کرتے ہیں۔ سرمایہ بجٹ میں وصولیات کے سلسلے میں ۱۹٦٥-٦٦ء کے ترمیم شدہ تخمینے میں سب سے زیادہ کمی مرکزی حکومت کی طرف سے ملنے والے قرضہ جات کی وجہ سے ہے۔

تخمینہ جات بجٹ ۱۹٦٦-٦٧ ء۔

اب میں ایوان کے سامنے سال ۱۹٦٦-٦٧ء کے بجٹ کے تخمینہ جات پیش کرتا ہوں۔صوبائی مجموعی فنڈ کی کل وصولیات کا تخمینہ ۳۸۹ء۱۹ کروڑ روپے ہے جب کہ ۱۹٦٥-٦٦ ء (ترمیم شدہ تخمینہ) میں یہ وصولیات ۳۰۱ء۰۸ کروڑ روپے تھیں۔ صوبائی مجموعی فنڈ سے کل ادائیگیاں ماسوائے مد سائر خرچ ۱۹٦٦-٦٧ء میں ۳۹.ء۳٦ کروڑ روپیہ ہوں گی جب کہ ۱۹٦٥-٦٦ء (ترمیم شدہ تخمینہ) میں یہ ادائیگیاں صرف ۳۰۳ء۱۴ کروڑ روپے تھیں۔

۱۹٦٥-٦٦ء (ترمیم شدہ تخمینہ) کے ۱۷۱ء.۱ کروڑ روپے کے مقابلے میں ۱۹٦٦-٦٧ء کے لئے وصولیات محاصل کا تخمینہ ۱۷۷ء۰۵ کروڑ روپے ہے ۔ اس سے ۱۹٦٥-٦٦ء کے ترمیم شدہ تخمینوں کے مقابلے میں ۴ء۰۴ کروڑ روپے کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے ۔ یہاں ۱۹٦٦-٦٧ء کے بجٹ کی وصولیات محاصل کے تخمینوں ,اور ۱۹٦٥-٦٦ء کے بجٹ کے تخمینہ جات کے تقابل کا سوال اٹھایا جا سکتا ہے ۔ سال رواں کے تخمینہ جات بجٹ کے مقابلے میں اضافہ صرف ۳٦ لاکھ روپے ہے اور اس سے نظریہ بہ ظاہر یہ غلط تاثر قائم ہو سکتا ہے کہ وصولیات محاصل جامد و ساکن ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وصولیات محاصل میں ایک بھاری اضافہ ہوا ہے جو ان اعداد و شمار سے نمایاں نہیں ہوتا ۔ ۱۹٦٥-٦ کے تخمینہ جات بجٹ میں وصولیات محاصل میں ۱۲ء۳۹ کروڑ روپے کی

ایک رقم شامل کی گئی تھی جو تین وسائل یعنی غیر ملکی امدادی رقوم ایکسائز ڈیوٹی اور منافع پر پھیلی ہوئی تھی۔ اس رقم کو ۱۹۶۶-۶۷ء کی وصولیات محاصل سے خارج کر دیا گیا ہے کیونکہ ۱۹۶۵-۶۶ء کے دوران دیہی تعمیراتی پروگرام کے لئے دستیاب ہونے والی ۱۰ کروڑ روپے کی رقم اب امدادی رقم کی حیثیت سے دستیاب نہیں اور امتناع شراب کے پروگرام کی جنوبی ریجن اور کراچی تک توسیع کی وجہ سے ایک کروڑ روپے کے خسارے کا اندازہ ہے اور ایک غیر منفعتی پروجیکٹ پر منافع کسی صورت میں واجب ۷۵ لاکھ روپے کی چھوٹ کی گنجائش بھی بجٹ میں رکھی گئی ہے۔ با الفاظ دیگر ۱۹۶۶-۶۷ء کے تخمینہ جات بجٹ ۱۹۶۵-۶۶ کے بجٹ کے تخمینہ جات کے مقابلے میں محض ۳۶ لاکھ روپے کا نہیں بلکہ ۱۲٫۷۵ کروڑ روپے کا اضافہ ظاہر کرتے ہیں ۔

محاصل بجٹ میں اخراجات کا تخمینہ ۱۹۶۵-۶۶ء کے تخمینہ جات بجٹ کے ۱۷۶٫۲۳ کروڑ روپے کے مقابلے میں ۱۷۲٫۴۸ کروڑ روپے ہے ۔ با الفاظ دیگر سال رواں کے بجٹ کے مقابلے میں آئندہ سال اخراجات محاصل ۲٫۷۵ کروڑ روپے کم ہوں گے ۔ یہ گویا اس امر کا ایک اور ثبوت ہے کہ حکومت اپنے اخراجات کو اپنے وسائل کے اندر محدود رکھنے کا عزم کر چکی ہے اور وہ موجودہ مالیاتی سال کے دوران میں اختیار کئے جانے والے کفایتی اقدامات کے فوائد کو وقت گزرنے کے ساتھ ضائع نہیں ہونے دے گی ۔

محاصل بجٹ میں فاضلہ محاصل کا تخمینہ ۱۹۶۵-۶۶ء کے تخمینہ جات بجٹ میں ۱٫۹۵ کروڑ روپے کے مقابلے میں ۱۹۶۶-۶۷ء میں ۷٫۵۰ کروڑ روپے ہے ۔ فی الحقیقت محاصل کی یہ فاضل رقم ۷٫۸۰ کروڑ روپے ہے لیکن تین کروڑ روپے مد سائر خرچ کیلئے نشان زد کر دئیے گئے ہیں ۔ اب تک مد سائر خرچ کی پشت پر کوئی وسائل نہیں ہوئے تھے لیکن تجربے نے اس مد کیلئے کوئی وسائل نشان زد کرنے کی ضرورت واضح کر دی ہے اور اس لئے اس مقصد کے لئے اولین مرتبہ ۳ کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں ۔ اخراجات محاصل برائے سال ۱۹۶۶-۶۷ء میں نئی مدات اخراجات کیلئے ۷٫۲۶ کروڑ روپے اور ترقیاتی بجٹ سے غیر ترقیاتی بجٹ کو منتقل ہونے والے اخراجات کیلئے ۱٫۳۵ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں ۔ یہ رقم ان رقوم کے علاوہ ہے جو سال رواں کی بعض تخفیفات کی بحالی کے لئے بجٹ میں شامل کی گئی ہیں ۔ باالفاظ دیگر ۱۹۶۵-۶۶ء کے مقابلے میں اخراجات محاصل کی نئی مدات کیلئے ۷٫۶۲ کروڑ روپے کے تعیین کے باوجود یہ ممکن ہو سکا ہے کہ ۷٫۵۰ کروڑ روپے کے فاضلہ محاصل کا اعلان کیا جائے ۔

۱۹۶۶-۶۷ء کیلئے سرمایہ بجٹ میں ۱۹۶۵-۶۶ء (ترمیم شدہ تخمینہ) کے ۱۰۰٫۳۸ کروڑ روپے کے مقابلے میں وصولیوں اور ادائیگیوں کیلئے ۱۰۵٫۳۰ کروڑ روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۶-۶۷ء

ترقیاتی پروگرام ۱۹۶۶-۶۷ء کیلئے مجموعی تعیین ۱۰۹٫۳۷ کروڑ روپے ہے تاہم تقریباً ۵ فیصد کمی کی توقع ہے۔ اس لئے خالص ترقیاتی پروگرام کا تخمینہ ۱۰۸٫۳۷ کروڑ روپے ہے۔

ترقیاتی پروگرام کی سیکٹروار تخصیص پر بحث کرنے سے قبل ایوان کے لئے ان اخراجات کی علاقہ وار تقسیم کے متعلق جاننا شاید باعث دلچسپی ہو۔ صوبائی سکیموں کیلئے ۸۲٫۹۰ کروڑ روپے کی تعیین کی گئی ہے۔ یہ وہ سکیمیں ہیں جو اپنے وسیع مقاصد اور سلسلہ فوائد کی ہمہ گیری کے لحاظ سے کسی خاص علاقے میں نہ تو محدود ہیں اور نہ ہی اس سے منسوب کی جا سکتی ہیں۔ ۱۹۶۰-۶۱ء میں ۴٫۶۶ کروڑ روپے کی تخصیص کے مقابلے میں ۱۹۶۶-۶۷ء میں صوبائی سکیموں کیلئے ۸۲٫۹۰ کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے جو ۶٫۷۷ فیصد اضافہ ظاہر کرتی ہے اور جس سے اس امر کی بخوبی توضیح ہوتی ہے کہ حکومت وحدت مغربی پاکستان سے حاصل ہونے والے مواقع سے پورا پورا اقتصادی فائدہ اٹھا رہی ہے۔ صوبائی سکیموں کیلئے تخصیص کے علاوہ ۲ کروڑ روپے کی ایک غیر مختص شدہ رقم بھی ہے جس سے ایسی سکیموں میں سرمایہ لگانے کیلئے استفادہ کیا جائے گا جنہیں آئندہ مالی سال کے دوران میں فوری عملدرآمد کیلئے منظور کیا جائے۔ بقیہ رقم کو انضمامی یونٹوں میں مندرجہ ذیل طریقے سے تقسیم کیا گیا ہے :—

سابق شمال مغربی سرحدی صوبے کیلئے ۱۲٫۳۸ کروڑ روپے، سابق پنجاب کیلئے ۴۷٫۳۸ کروڑ روپے، بہاولپور کیلئے ۱٫۹۹ کروڑ روپے سابق سندھ کیلئے، ۲۷٫۵۲ کروڑ روپے سابق بلوچستان کیلئے، ۳٫۱۷ کروڑ روپے، کراچی کے لئے ۱۱٫۳۶ کروڑ روپے اور سرحدی علاقہ کیلئے ۱٫۵۷ کروڑ روپے ہے۔

علاقہ وار تعینات کو آگے قسمت ہا پر تقسیم کر دیا گیا ہے۔ جس طرح مجموعی پروگرام میں صوبائی اور علاقائی سکیمیں ہیں اسی طرح ہر علاقہ میں علاقائی سکیموں کے علاوہ ایسی سکیمیں بھی شامل ہیں جو صرف ایک قسمت سے متعلق ہوں۔ ۱۹۶۶-۶۷ء میں مختلف قسمت ہا کی ترقیاتی سکیموں پر ہونے والے مجوزہ اخراجات کا تقابلی مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اخراجات کی سب سے بڑی رقم قسمت

حیدر آباد کیلئے نشان زد کی گئی ھے ۔ یہ رقم ۱۲٫۳۰ کروڑ روپے ھے ۔ قسمت ھا کے ترقیاتی پروگرام کے سائز کی بنا پر دوسرا تیسرا اور چوتھا درجہ بالترتیب کراچی (۱۱٫۳۶ کروڑ روپے) سرگودھا (۱۰٫۸۸ کروڑ روپے) اور خیرپور (۱۰٫۸۳ کروڑ روپے) کو حاصل ھے ۔

ترقیاتی پروگرام ۱٬۸۹۱ سکیموں پر مشتمل ھے جن میں سے ۱٬۵۷۸ جاری سکیمیں ھیں جو تکمیل کے مختلف مراحل میں ھیں اور ۳۱۳ نئی سکیمیں ھیں جنھیں پھلی بار آئیندہ مالی سال کے دوران میں شروع کیا جائے گا ۔ ۳۳۴ سکیمیں فزیکل پلاننگ اینڈ ھاؤسنگ سیکٹر کی ھیں جن میں سے ۱۶۳ سکیموں کا تعلق دیہات میں آب رسانی کے نظام سے ھے ۔ تعلیمات، صنعت اور صحت کے سیکٹروں کی ۲۸۴ سکیمیں ھیں جن میں سے ۱۹۸ سکیمیں صرف تعلیم سے متعلق ھیں ۔ زراعتی سیکٹر کی سکیموں کی تعداد ۳۹۱ کے لگ بھگ ھے ۔ پانی اور برقیات کے سیکٹر کی ۳۲۳ سکیمیں ھیں ۔ حمل و نقل اور مواصلات کے سیکٹر کی سکیمیں ۳۱۶ ھیں ۔

تاھم سکیموں کی تعداد مالیاتی تخصیص کے سائز سے کسی صورت متناسب نہیں ھے مثلاً پانی اور برقیات کے سیکٹر کی سکیمیں تعداد میں تین دیگر سیکٹروں سے کم ھیں لیکن اس کی مالیاتی حد بندی سب سے زیادہ ھے ۔ پانی اور برقیات کے سیکٹر کی تعین ۶٫۸۸ کروڑ روپے ھے جو ۶۷-۱۹۶۶ء کے مجموعی پروگرام کا ۳۱٫۱۶ فیصد ھے ۔

اس کے بعد حمل و نقل اور مواصلات کے سیکٹر کی تعین سب سے زیادہ ھے ۔ یہ تعین ۴٫۰۲ کروڑ روپے ھے اور پروگرام کا ۲۱٫۵۴ فیصد بنتی ھے ۔ اس کے بعد زراعتی سیکٹر (بشمول دیہی تعمیرات) آتا ھے جس کے لئے تعین ۳٫۶۵ کروڑ روپے ھے صنعت کے لئے ۲٫۰۹ کروڑ روپے اور تعلیم، صحت کے لئے ۸٫۹۲ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ھے ۔ فزیکل پلاننگ اینڈ ھاؤسنگ سیکٹر کے لئے تعین ۱٫۳۴ کروڑ روپے ھے اور معاشرتی بہبود اور افرادی قوت کے سیکٹر کیلئے تعیین ۹۲ لاکھ روپے ھے ۔ ۲ کروڑ روپے کی مجموعی گنجائش ایسی ھنگامی سکیموں کے لئے رکھی گئی ھے اس رقم کو پس ماندہ ریجنوں اور ترقیاتی پروگرام کے نسبتاً چھوٹے سیکٹروں کے لئے استعمال کرنا مقصود ھے ۔

پانی اور برقیات کے سیکٹر کے لئے تعین صرف ۶۷-۱۹۶۶ء کے لئے ھی سب سے زیادہ سیکٹر وار تعین نہیں ھے بلکہ صوبہ میں باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت ترقی کے آغاز کے وقت سے ھی اب تک کبھی اتنی بڑی رقم اس مد میں خرچ نہیں

ہوئی۔ پانی اور برقیات کے سیکٹر میں سب سے زیادہ اخراجات ۱۹۶۴-۶۵ء میں کئے گئے جو کہ ۶۰٫۲۱ کروڑ روپے تھے جبکہ آئندہ سال میں اس سیکٹر کے لئے ۶۸٫۸۴ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کی حکومت پانی اور برقیاتی قوت کے وسائل کی بسرعت ترقی اور ان سے استفادہ حاصل کرنے پر بیش از بیش توجہ دے رہی ہے تاکہ ملک خوراک کے معاملے میں خود کفیل ہو سکے ملکی صنعتوں کے لئے زرعی خام پیداوار کی مقدار میں اضافہ ہو سکے زرعی اشیاء کی قابل برآمد فاضل مقدار بڑھائی جاسکے سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کی اصلاح کی جا سکے اور اراضی کو سیلابوں اور خشک سالی سے بچایا جا سکے۔ پانی اور برقیات کے سیکٹر کو سب سے زیادہ سیکٹروار تعین حاصل ہوتی رہی ہے اور مستقبل قریب کے چند ایک برسوں تک ایسے ترقیاتی پروگرام میں یہ مقام بدستور حاصل رہے گا۔

اس شعبے میں عملدرآمد کرنے والے چار ادارے ہیں یعنی پانی اور بجلی کا ترقیاتی ادارہ (واپڈا)، محکمہ آبپاشی، زرعی ترقیاتی کارپوریشن اور زمین اور پانی کا ترقیاتی بورڈ—واپڈا کے آبی پروگرام میں ۲۲٫۵۲ کروڑ روپے کے اخراجات کی گنجائش رکھی گئی ہے جس میں سے ۱۷٫۳۶ کروڑ روپے اصلاح اراضی کے پروگرام کیلئے مخصوص ہیں۔

تخمینہ لگایا گیا ہے کہ بالائی سندھ کے میدانوں میں ۲۱٫۴۷ ملین ایکڑ کے مجموعی نہری آب رس رقبے میں سے ۱۰٫۷ ملین ایکڑ کے لگ بھگ یا تقریباً ۵۰ فیصد رقبہ تھور سے متاثر ہے۔ زیرین سندھ کے میدانوں میں ۱۴٫۹ ملین ایکڑ میں سے ۳۲٫۲ فیصد رقبہ شدید طور پر تھور زدہ اور ۵۸٫۹ فیصد معمولی طور پر تھور زدہ ہے۔ حکومت تھور پر قابو پانے اور اصلاح اراضی کے مسئلے کو کامل سنجیدگی اور تندھی سے حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ تاہم طاس سندھ میں وسیع اور سائنٹیفک بنیادوں پر پانی اور زمین کے متعلق تحقیقات کی گئی ہے اور ان تحقیقات کے نتائج کا مسلسل جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس سروے کی بنیاد پر اصلاح اراضی کے ان مختلف منصوبوں کے ممکن العمل ہونے کی رپورٹیں تیار کی جاتی ہیں جو ضروری منظوری حاصل ہونے کے بعد سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حصہ بن جاتے ہیں—واپڈا نے دوسرے پنجسالہ منصوبے کے دوران میں شمالی علاقے میں تھور کے انسداد اور اصلاح اراضی کے دو منصوبوں کی تکمیل کی جن کے لئے ۱٫۳۳ ملین ایکڑ رقبے پر محیط ۲,۰۹۳۲ ٹیوب ویل لگائے گئے اور جن پر کل اخراجات ۲۰٫۵۳ کروڑ روپے اٹھے۔ تیسرے پنجسالہ منصوبے کے لئے اصلاح اراضی کے پروگرام کو کافی پھیلا دیا گیا ہے اور

تجویز ہے کہ یہ پروگرام ۱۰ ملین ایکڑ رقبے پر محیط ہوگا۔ جس میں سے ۸ء۶۲ ملین ایکڑ رقبہ واپڈا کے زیر اختیار آئے گا۔ ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران میں واپڈا کے زیر کار اصلاح اراضی کے بڑے بڑے پروگرام حسب ذیل ہیں :—

(۱) اصلاح اراضی چج دوآب	۶ء۰۵ کروڑ روپے
(۲) زیریں تھل	۵ء۰۰ کروڑ روپے
(۳) علاقہ خیر پور	۴ء۰۰ کروڑ روپے
(۴) بالائی رچنا	۱ء۷۱ کروڑ روپے
(۵) لاڑکانہ۔شکار پور	۰ء۶۰ کروڑ روپے

واپڈا کا برقیاتی پروگرام ۲۹ء۹۱ کروڑ روپے کے اخراجات پر مشتمل ہے۔ حالیہ سالوں میں اس شعبے میں بے حد ترقی ہوئی ہے۔ بجلی پیدا کرنے کی نصب شدہ استعداد موجودہ مالیاتی سال کے آخر میں ۶۷۶ ملین واٹ سے بڑھکر ۱۹۶۶-۶۷ء کے آخر تک ۸۴۸ ملین واٹ ہو جائیگی۔ سکھر تھرمل پاور سٹیشن میں توسیع کرنے، حیدرآباد تھرمل پاور اسٹیشن کو وسعت دینے، موبائل جنریٹنگ سیٹ خریدنے، نیچرل گیس پاور سٹیشن لائل پور کو مکمل کرنے، منگلا ہائیڈل پراجیکٹ کو توسیع دینے اور جنوبی زون تھرمل سٹیشن اور وارسک ری ریگولیٹنگ پراجیکٹ کے بارے میں کچھ ابتدائی کام کرنے کے لئے بجٹ میں گنجائش رکھ لی گئی ہے۔

برقی قوت کی تقسیم کے لئے ۱۲ء۵۰ کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے تقسیم نظام میں اضافوں تجدید اور تبدیلیوں کی سکیم کا مقصد بجلی کی پیداوار اور طلب میں اضافے کے پیش نظر ضروری توسیعات اور تجدیدات کرنا ہے۔ صارفین کی تعداد جو ۳۰-۶-۶۰ تک ۳،۱۱،۵۸۶ تھی بڑھکر ۳۰-۶-۶۵ تک ۶،۸۷،۸۶۶ تک جا پہنچی ہے۔ اندازہ ہے کہ اس تعداد میں موجودہ مالی سال کے آخر تک مزید ۸۳،۳۰۰ صارفین کا اضافہ ہو جائیگا۔ ۱۹۶۶-۶۷ء کیلئے مقررہ معیار ۱،۰۰،۰۰۰ سروس کنیکشن ہے۔ یہ تجویز بھی بجٹ میں موجود ہے کہ ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران ۴۰۰ دیہات میں بجلی پہنچائی جائے جب کہ ۱۹۶۵-۶۶ء کے دوران صرف ۱۰۰ دیہات میں بجلی پہنچائی گئی تھی۔

زراعتی سیکٹر (بشمول دیہی تعمیراتی پروگرام) کے لئے تعین ۳۱ء۶۵ کروڑ روپے ہے۔ اس میں سے دیہی تعمیراتی پروگرام کا حصہ ۵ کروڑ روپے ہے۔ دیہی تعمیراتی پروگرام پر اخراجات کو ۱۹۶۵-۶۶ء کی سطح پر برقرار رکھنا ممکن نہیں ہو سکا کیونکہ اس پروگرام کے لئے دستیاب ہونے والی رقوم کی نوعیت امدادی رقوم سے تبدیل ہو کر قرضے کی شکل اختیار کر چکی ہے۔

زراعتی سیکٹر میں سب سے زیادہ زور مصنوعی کھاد کے پروگرام پر دیا گیا ہے مصنوعی کھادوں کی فروخت ۱۹۶۲-۶۳ء میں ۱۹۷،۰۰۰ ٹن سے بڑھ کر ۱۹۶۵-۶۶ء میں تقریباً ۳۳۰،۰۰۰ ٹن تک جا پہنچی ہے امید ہے کہ ۱۹۶۶-۶۷ء میں دس لاکھ ٹن کھاد تقسیم کی جائے گی ۔ آئندہ مالی سال کے دوران مصنوعی کھاد کی فروخت پر رعایت کی صورت میں ۱۱ کروڑ روپے کا خرچ برداشت کیا جائے گا جب کہ موجودہ مالی سال کے دوران میں اس مد کے لئے صرف ۸ کروڑ کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔

۱۹۶۵-۶۶ میں فصلوں کے تحفظ کیلئے صرف ۱،۶۵ کروڑ روپے کی گنجائش تھی جسے ۱۹۶۶-۶۷ء کیلئے بڑھا کر ۲،۳۲ کروڑ روپے کر دیا گیا ہے ۔ اسی طرح مشینی کاشت کے فروغ کے لئے اخراجات ۲،۰۶ کروڑ روپے سے بڑھا کر ۳،۸۵ کروڑ روپے ہو جائیں گے ۔ ۱۹۶۶-۶۷ کے دوران زراعتی تعلیم سے متعلق ۱۱ سکیموں کے لئے ۵۷ لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جن میں ۸ نئی سکیمیں ہوں گی ۔ پرورش حیوانات کیلئے ۱۹۶۵-۶۶ء (ترمیم شدہ تخمینہ) میں مختص کردہ ۸۲ لاکھ روپے کی رقم کو بڑھا کر ۱۹۶۶-۶۷ء کیلئے ۹۹ لاکھ روپے کر دیا گیا ہے ۔ کراچی ''ملک سپلائی پلانٹ،، نے پہلے ہی کام شروع کر دیا ہے اور لاہور ملک پلانٹ آئیندہ مالی سال کے دوران کسی وقت کام شروع کر دے گا ۔ یونین کونسلوں میں سٹاک اسٹیشنوں کو متعین کرنے کی سکیم پہلے ہی رائج کر دی گئی ہے ۔ آئیندہ سال کے بجٹ میں ان یونین کونسلوں کو جہاں سٹاک اسسٹنٹ ملازم رکھ لئے گئے ہیں ۔ ادویہ فراہم کرنے کی غرض سے ۱۰ لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔

غلام محمد بیراج اور گدو بیراج کے علاقے میں اراضی کا ترقیاتی پروگرام تسلی بخش طور پر رو بہ ترقی ہے ۔ ۱۹۶۶-۶۷ کے دوران غلام محمد بیراج میں ۷۴،۰۰۰ اور گدو بیراج میں ۷۵،۰۰۰ ایکڑ اراضی کو قابل کاشت بنانے کی تجویز ہے۔ ۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران جنگلات کے ذیلی سیکٹر کا مطمع نظر ۸،۰۰۰ ایکڑ رقبے میں آبپاشی درخت کاری ، ۱۰،۰۰۰ ایکڑ سے زیادہ رقبے میں صنعتی اغراض کیلئے نرم لکڑی کے درخت لگانا ، ۱۶،۰۰۰ ایکڑ سے زائد رقبے میں جنگل کاری انہار شارعات اور ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ ۶،۶۱۰ میل بہ قطاروں میں درخت لگانا ہے ۔ مغربی پاکستان کے شمال مغربی حصے میں جنگلاتی وسائل کیلئے نقشہ جات استعمال اراضی مرتب کرنے کی غرض سے ایک بہت بڑی ترقیاتی سکیم تیار کی گئی ہے ۔

۱۹۶۶-۶۷ء کے دوران صنعتی ترقی کیلئے ۹۹ء۲۰ کروڑ روپے کی مجموعی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ جس میں سے ۸۲ء۱۷ کروڑ روپے مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے ذریعے صرف کئے جائیں گے ۔مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کیلئے تعین کردہ رقوم کو مشین ٹول فیکٹری ہیوی میکینیکل کمپلیکس ، ہیوی الیکٹریکل کمپلیکس زیل پاک فیکٹری کی توسیع کراچی شپ یارڈ اینڈ انجینئرنگ ورکس کی توسیع اور ملتان میں مصنوعی کھاد کی فیکٹری کو متوازن کرنے کیلئے صرف کیا جائے گا ۔

۱۹۶۶-۶۷ء کے ترقیاتی پروگرام میں سڑکوں اور پلوں کیلئے ۸۴ء۱ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ بجٹ میں جہلم کے مقام پر دریائے جہلم پر ، لاهور کے مقام پر دریائے راوی پر ، آدم واهن کے مقام پر دریائے ستلج پر ، چیچا وطنی کے مقام پر دریائے راوی پر اور ٹھٹھہ سجاول سڑک پر دریائے سندھ پر پل تعمیر کرنے کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے ۔ شارعاتی پروگرام میں ۱۵۰ میل لمبی تار کولی سڑک کی تعمیر اور ۱۰۰ میل لمبی سڑکوں کی مرمت شامل ہے ۔ دو اهم زیر کار تعمیرات کراچی اور حیدر آباد کے درمیان شاهراہ اعظم اور کراچی ۔ کوهاٹ ۔ کوئٹہ ۔ زاهدان کی آر ۔ سی ۔ ڈی شاهراہ ہے ۔

ترقیاتی پروگرام میں تعلیمی سیکٹر کیلئے ۰۳ء۹ کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے ۔ ثانوی تعلیم کیلئے تعین سب سے زیادہ ہے جس کے بعد بالترتیب یونیورسٹی ، تعلیم، وظائف ، پرائمری تعلیم اور کالج تعلیم کا نمبر آتا ہے ۔

مجموعی پروگرام ۔

ترقیاتی اخراجات کے تخمینہ جات جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے ۔ حکومت کے کل اخراجات کے محض ایک جزو کی نشان دهی کرتے هیں ۔ اخراجات کی ترقیاتی اور سوزوں اصلاح دستیاب نہ ہونے کی بنا پر وہ اخراجات جو غیر ترقیاتی کہلاتے هیں ان کی درجہ بندی کی اساس دوسرے پنج سالہ منصوبہ کے دوران میں منصوبہ بندی کمیشن کی طرف سے جاری کردہ ایک تعریف پر مبنی ہے ۔ یہ تعریف حتمی نہیں بلکہ کسی حد تک ایک جدید تعریف جو موجودہ بعض تناقضات کو دور کر سکے کے اجراء کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے ۔ ان حالات میں ترقیاتی اور غیر ترقیاتی دائروں میں اخراجات کی مجموعی رقوم کا ذکر بے حد ضروری ہے ۔ کیونکہ یہی وہ اعداد و شمار هیں جن سے مختلف جہتوں میں صوبائی حکومت کی مساعی کی وسعت کار واضح طور پر ظاهر ہو سکے ۔ ۱۹۶۶-۶۷ء میں پانی اور برقیات کے سیکٹر کا مجموعی پروگرام ۷۷ء۸۶

کروڑ روپے کا ھے - جبکہ ۶۶-۱۹۶۵ء (ترمیم شدہ تخمینہ) میں یہ پروگرام ۶۵ء۰۲ کروڑ روپے تھا - زراعتی سیکٹر میں (ماسوائے دیہی تعمیرات) ۶۷-۱۹۶۶ء کے لئے کل مجوزہ اخراجات ۳۸ء۶۹ کروڑ روپے ھیں جب کہ ان اخراجات کی موجودہ سطح ۳۴ء۰۳ کروڑ روپے ھے - تعلیمی سیکٹر میں مجموعی پروگرام ۶۶-۱۹۶۵ء (ترمیم شدہ تخمینہ) میں ۳۷ء۱۲ کروڑ روپے سے بڑھ کر ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۴۰ء۰۶ کروڑ روپے ھو جائیگا - مجموعی پروگرام میں تناسب کے لحاظ سے سب سے زیادہ اضافہ صنعتی سیکٹر میں ھوا ھے جس میں یہ پروگرام سال رواں میں ۹ء۶۰ کروڑ روپے کے اخراجات سے بڑھ کر ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۲۱ء۵۸ کروڑ روپے تک جا پہنچا ھے -

سرمایہ اندازی کی حکمت عملی-

جناب والا -

ایوان کو فطری طور پر اس امر سے آگاہ ھونے کی خواھش ھوگی کہ مجموعی پروگرام میں لگایا جانے والا سرمایہ کیونکر حاصل کیا جائیگا اور آیا مجوزہ اخراجات کو موجودہ ٹیکسوں سے ھی پورا کیا جا سکتا ھے - میں اس موقع پر آپ کی خدمت میں یہ گذارش کرنا چاھتا ھوں کہ حکومت مغربی پاکستان سال ۶۷-۱۹۶۶ء کے دوران میں کوئی نئے ٹیکس عائد کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی - حکومت صرف موجودہ ٹیکسوں کو ھی برقرار رکھے گی -

حکومت نے انتظامی اور مالیاتی نوعیت کے بہت سے اھم فیصلے کئے ھیں جن کی رو سے نئے ٹیکس عائد کئے بغیر ھنگامی حالات کے دوران عائد شدہ تخفیف کی بحالی ، نئے اخراجات ، سرکاری قرضہ کے بڑھتے ھوئے واجبات کو پورا کرنا اور بعض اخراجات کو ترقیاتی سے غیر ترقیاتی بجٹ کی جانب منتقل کرنا ممکن ھو گیا ھے - اخراجات ، سرمایہ کاری اور وصولی محاصل کے مالیاتی جائزے کی روشنی میں حکومت نے ایسے مختلف طریقہ ھائے کار پر سنجیدگی سے غور کیا جنہیں نئے سال کے تمام اخراجات اور تقاضوں کو بطریق احسن پورا کرنے کے لئے اختیار کیا جا سکے - حکومت اس امر سے بخوبی آگاہ ھے کہ عوام ھر قسم کی قربانی کے لئے ھر وقت تیار ھیں - لیکن آزمائش کی کٹھن گھڑی کے دوران ان کی رضاکارانہ اور فراخدلانہ خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت نے یہ فیصلہ کیا ھے کہ نئے ٹیکس عائد کرنے کے بجائے سرمایہ اندازی کی حکمت عملی کی ایسی پالیسی کو اختیار کیا جائے - جو مالیاتی نظام کی اصلاح اور سرمایہ کی بہتر کارکردگی پر مبنی ھو -

اس سے قبل کہ میں اس پالیسی کی مزید وضاحت کروں میں مرکز کی جانب سے تفویض کردہ رقوم اور غیر ملکی امداد جو صوبائی محاصل کے ساتھ مل کر

بجٹ کے محاصل میں آمدنی کے تین بڑے وسائل کی تشکیل کرتی ہیں، کے متعلق بھی چند الفاظ آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں ۔ صوبائی حکومت کو مرکزی ٹیکسوں کی تفویضات سے حاصل ہونے والی وصولیات ۵۶-۱۹۵۵ء میں ۱۴٫۶ کروڑ روپے سے بڑھ کر ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۶۳٫۴۳ کروڑ روپے ہو گئی ہیں ۔ ۶۷-۱۹۶۶ء میں سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس میں سے صوبائی حکومت کا حصہ تخمیناً ۲۹٫۶۵ کروڑ روپے اور ۱۷٫۶۷ کروڑ روپے بالترتیب ہے ۔

مرکزی حکومت کی جانب سے امدادی رقوم میں مصنوعی کھاد کی فروخت میں رعایت کی مجموعی رقم بڑھ جانے کی وجہ سے قدرے اضافہ ہوا ہے ۔ تاہم غیر ملکی امدادی رقوم سے وصولیات میں بھاری کمی واقع ہو گئی ہے ۔ ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۶۶-۱۹۶۵ء (ترمیم شدہ تخمینہ) کے ۱۴٫۴۳ کروڑ روپے کے مقابلے میں صرف ۲٫۴۲ کروڑ روپے حاصل ہونے کی توقع ہے ۔ یہ بھاری کمی دیہی ترقیاتی پروگرام کی سرمایہ اندازی کے ڈھانچے میں تبدیلی کے باعث ہوئی ہے ۔

صوبائی وصولیات محاصل ۵۶-۱۹۵۵ء (ترمیم شدہ تخمینہ) میں ۱۸٫۵ کروڑ روپے سے بڑھ کر ۶۶-۱۹۶۵ء (ترمیم شدہ تخمینے) میں ۴۹٫۷۰ کروڑ روپے ہو گئی ہیں ۔ ان محاصل میں ۶۷-۱۹۶۶ء کے دوران کوئی اضافہ ظاہر نہیں ہوتا کیونکہ جس قدر اضافے کا اندازہ لگایا گیا تھا فی الواقعہ امتناع شراب اور آبیانہ (خالص) میں کمی کے باعث ہونے والے خسارے نے برابر کر دیا ہے ۔ وصولیات آبیانہ (مجموعی) ۶۶-۱۹۶۵ء (ترمیم شدہ تخمینے) میں ۲۹٫۴۷ کروڑ روپے سے بڑھ کر ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۳۰٫۲۷ کروڑ روپے ہو گئی ہیں لیکن اخراجات کار ۱۲٫۹۵ کروڑ روپے سے بڑھ کر ۱۵٫۰۰ کروڑ روپے ہو جانے کا نتیجہ خالص وصولیات میں کمی کی صورت میں نکلا ہے ۔ گذشتہ دس برسوں میں مالیہ اراضی اور آبیانے سے جو حاصل ہونے والی آمدنی کا تناسب مجموعی صوبائی محاصل میں کم ہو گیا ہے ۔ یہ تناسب جو ۵۶-۱۹۵۵ء میں ۷۲ فیصد تھا ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۵۰ فیصد سے بھی بقدرے کم ہوجائیگا ۔ بڑے بڑے صوبائی ٹیکس مالیہ اراضی آبیانہ موٹر گاڑیوں کا محصول اسٹامپ ڈیوٹی 'ایکسائز ڈیوٹی، تفریحی ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس ہیں ۔ یہ سات ٹیکس صوبائی وصولیات محاصل کا ۹۰ فیصد فراہم کرتے ہیں حالانکہ ان کے علاوہ چالیس دیگر ٹیکس حبوب اور ڈیوٹیاں ہیں جن سے صرف ۱۰ فیصد وصولیات محاصل فراہم ہوتی ہیں ۔

دیگر صوبائی وصولیات سے آمدنی جن میں جنرل ایڈمنسٹریشن اور دفاعی محکموں کی آمدنی قرضوں پر منافع اور سرکاری زرعی اراضی کی فروخت سے ہونے والی آمدنی شامل ہے ۶۱-۱۹۶۰ء میں ۱۸٫۸۲ کروڑ روپے سے بڑھکر ۶۷-۱۹۶۶ء میں ۳۸٫۶۸

کروڑ روپے ہو گئی ہے۔

اب میں سرمایہ اندازی کی اس حکمت عملی کی طرف رجوع کرتا ہوں جس کا میں نے قبل ازیں حوالہ دیا تھا۔ حکومت نے مختلف محکموں اور سکیموں کے اخراجات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور بعض صورتوں میں ذیل کے رجحانات مشاهدے میں آئے ہیں جن کی اصلاح کی ضرورت محسوس کی گئی ہے :—

(۱) عبوری مدت کے لئے دی جانے والی مراعات کے مستقل حیثیت اختیار کو لینے کا رجحان پایا جاتا ہے جس سے ایسے مفادات وجود میں آ جاتے ہیں جو ان مراعات کے واپس لینے میں مزاحم ہوتے ہیں۔

(۲) ابتدا میں خارجی وجوہات کی بنا پر کئے جانے والے اخراجات انجام کار انتظامی وجوہات کی بنا پر مستقل نوعیت اختیار کرنے لگتے ہیں۔

(۳) بعض تجارتی اور نیم تجارتی سرگرمیوں میں دی جانے والی رعایت کو کم یا ختم کیا جا سکتا ہے۔

(۴) ترقیاتی پروگرام کے بڑھتے ہوئے حجم کے پیش نظر بہت سے نئے ادارے قائم کئے گئے ہیں جن سے کہیں کہیں کاموں اور اخراجات کے سلسلے میں تکرار واقع ہو گئی ہے۔

جہاں تک صوبائی سرمایہ کاری کا تعلق ہے اس سلسلے میں مالیاتی جائزے سے جو اہم نتائج اخذ کئے گئے ہیں ان کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں :—

(۱) قومی اقتصادی کمیشن کی اس سفارش پر کہ غیر نفع بخش سکیموں پر سرمایہ کاری کو ممکن حد تک کم کر دیا جائے۔ پنجسالہ منصوبے کے نظم و ضبط سابقہ مواعید مشروط قرضوں اور علاقائی ترقیاتی ضروریات کے پیش نظر پر عملدرآمد کرنا بہت مشکل ہے۔

(۲) بعض منصوبوں سے اگرچہ عوام کو وسیع اقتصادی منفعت حاصل ہوئی ہے لیکن ان سے صوبے کو اتنی آمدنی نہیں ہوئی جو ان منصوبوں کی نگہداشت کے اخراجات پورے کرنے کے لئے بھی کافی ہو۔

(۳) یہ بھی تقریباً کلیہ بن چکا ہے کہ جب کسی ترقیاتی منصوبے کی ابتدائی منظوری کے بعد اس میں ترمیم کی جاتی ہے تو وہ ترمیم اس کے نفع بخش ہونے پر ناموافق طور پر اثر انداز ہوتی ہے۔

(۴) بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری جس کو انجام کار پرائیویٹ سیکٹر میں منتقل کرنا مقصود ہوتا ہے کسی نہ کسی وجہ سے پبلک سیکٹر میں برقرار رہتی ہے۔ صوبائی محاصل کی فراہمی کے سلسلے میں یہ بات معلوم

ہوئی کہ محاصل جمع کرنے والے محکموں کی تنظیم جدید اور محکمہ مالیات اور محاصل جمع کرنے والے بعض اداروں کے درمیان زیادہ گہرا رابطہ قائم کرنے کی ضرورت ہے ۔

اب میں ایوان کو ان اہم پالیسی فیصلوں سے آگاہ کرتا ہوں جو اخراجات سرمایہ کاری اور فراہمی محاصل کے حالیہ کے مالیاتی جائزے کی بنیاد پر کئے گئے ہیں ۔

(۱) جیسا کہ آپ کو علم ہے حکومت پاکستان نے صوبائی حکومتوں کے مشورے سے گندم کی قیمت فروخت پر سے رعایت واپس لے لی ہے ۔ صوبائی ذخیروں سے گندم کی اجرائی قیمت بڑھا کر ۱۷٫۲۵ روپے فی من کر دی گئی ہے ۔ قیمت خرید بھی ۱۳٫۵۰ روپے فی من سے بڑھا کر ۱۴٫۵۰ روپے فی من کر دی گئی ہے ۔ یہ فیصلہ کاشتکاروں کو فائدہ پہنچانے اور ترقیاتی اخراجات کے لئے مزید رقوم فراہم کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے ۔

(۲) حکومت نے مصنوعی کھاد کی قیمت فروخت میں دی جانے والی رعایت میں بھی ترمیم کر دی ہے اس رعایت کو ۵۰ فیصد سے گھٹا کر تقریباً ۳۰ فیصد کر دیا گیا ہے ۔ رعایت میں ۱۰ فیصد کمی کے نتیجہ میں ہونے والی بچت کو بھی ترقیاتی پروگرام میں لگایا جائیگا ۔ تاہم حکومت مصنوعی کھاد کے پروگرام کو توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے اور ۱۹۶۶-۶۷ میں دس لاکھ ٹن مصنوعی کھاد کی تقسیم کے پروگرام کے تحت تخفیف کردہ شرح پر بھی مجموعی رعایت موجودہ مالی سال کے دوران ۵۰ فیصد فارمولے کی اساس پر صرف شدہ رقم کی نسبت بہت زیادہ ہوگی ۔

(۳) محکمہ زراعت مشینی کاشتکاری کے فروغ کے لئے ایک ایسی سکیم چلا رہا ہے جس میں آمدنی اخراجات سے کم ہے ۔ محکمہ زراعت کے پاس ۳۲۱ مشینیں ہیں جن کی تعداد آئندہ مالی سال کے آخر تک بڑھکر ۷۰۷ اور ۱۹۶۷-۶۸ء کے آخر تک ۱۰۳۰ ہو جائیگی ۔ جبکہ زرعی ترقیاتی کارپوریشن ”بغیر نفع نقصان“ کی اساس پر مشینی کاشتکاری کو فروغ دینے کے منصوبے پر عملدرآمد کر رہی ہے ۔ محکمہ زراعت میں رعایت کے نتیجے میں حکومت کو کثیر مالی بار برداشت کرنا پڑ رہا ہے ۔ موجودہ رعایت کے حساب سے ایک سال کے بعد مجموعی رعایت ۲ کروڑ روپیہ کے لگ بھگ ہوگی ۔ اس رعایت کو اس امر کے پیش نظر غیر ضروری خیال کیا گیا ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر میں اور زرعی ترقیاتی کارپوریشن کے ذریعے مشینی کاشتکاری کی ترویج بغیر نقصان

اٹھائے ہوئے تسلی بخش طور پر ہو رہی ہے ۔ ان حالات میں حکومت نے زراعت میں مشینی کاشتکاری کی ترویج کے سلسلے میں یکم جولائی ۱۹۶۶ء سے رعایت واپس لے لینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ تاہم اسے کوئٹہ اور قلات میں برقرار رکھا جائے گا ۔

(۴) محکمہ زراعت کے شعبہ زرعی انجینئرنگ کو بہتر ارتباط اور کفایت کی غرض سے زرعی ترقیاتی کارپوریشن کی تحویل میں دے دینے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے ۔

(۵) فی الحال فصلوں کے تحفظ کے لئے ۱۰۰ فیصد رعایت دی جاتی ہے ۔ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ مفت ہونے کی وجہ سے اس کام کی انجام دہی غیر موثر ہے اور اسے استفادہ حاصل کرنے والوں کا پورا اعتماد اور تعاون بھی حاصل نہیں ہو سکا اس کے علاوہ اس پروگرام کو باقی ماندہ علاقوں تک وسعت دینے کے لئے یہی امر مالیاتی لحاظ سے حوصلہ شکن ثابت ہوا ہے ۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ فصلوں کے تحفظ پر رعایت ۱۰۰ فیصد سے گھٹا کر ۷۵ فیصد کر دی جائے اور اس طرح سے بچائی ہوئی رقوم کو اس سکیم کے دائرہ عمل میں توسیع کرنے کے لئے صرف کیا جائے ۔ اخراجات وصول کرنے کا طریق کار تا حال زیر غور ہے ابھی تک اس کی حتمی صورت کا فیصلہ نہیں کیا گیا اور ممکن ہے کہ حکومت کو کسی مناسب وقت پر واجبات کی فراہمی کے لئے قانونی اختیارات حاصل کرنے کے لئے اس ایوان سے رجوع کرنا پڑے ۔

(۶) حکومت نے مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے مکمل شدہ منصوبوں میں سے سرمایہ واپس لینے کے عمل کو تیز تر کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ کارپوریشن کو بھی اپنے منصوبوں میں خود سرمایہ لگانے کے لئے کثیر سرمائے فراہم کرنے کی ہدایت کی جا رہی ہے ۔ ان دونوں ذرائع سے ۱۹۶۶-۶۷ء میں ۵ کروڑ روپے فراہم کئے جائیں گے ۔

(۷) واپڈا کے شعبہ برقیات کے مالی اغراض و مقاصد پر نظر ثانی کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جا رہی ہے تاکہ واپڈا اپنے توسیع اور تجدید کے پروگراموں کے لئے خود ہی زیادہ رقوم فراہم کر سکے ۔

(۸) حکومت نے ایک اور کمیٹی قائم کی ہے جس کا مقصد اصلاح اراضی کے منصوبوں کے اور چھوٹے ٹیوب ویلوں و پمپنگ کی مختصر سکیموں کے اقتصادی اور مالیاتی فوائد کا جائزہ لینا ہے ۔ حکومت ایسے پروگراموں کو خود کفیل بنانے کے حق میں ہے ۔

(۹) حکومت نے ریلوے بقایاجات کو صوبائی حکومت کے بقایاجات عمومی سے علیحدہ کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے کیونکہ اس طرح علیحدہ کرنے سے ہر دو حسابات کی بہتر نگرانی اور منصوبہ بندی ہو سکے گی ۔ اس فیصلے پر آئندہ مالی سال میں عمل درآمد کیا جائے گا ۔

(۱۰) پاکستان ویسٹرن ریلوے میں صوبائی سرمایہ کاری سے منافع کی شرح ۶۰-۷-۱ سے ۴ فیصد سے بڑھا کر ۵ فیصد کر دی گئی ہے ۔ ۶۷-۱۹۶۶ء میں اس طریقے سے حاصل شدہ آمدنی کو ریلوے ہی کے ترقیاتی پروگراموں کے لئے محکمہ ریلوے کو واپس کر دیا جائے گا ۔

(۱۱) بچت کمیٹی نے بڑے بڑے محکموں اور نیم سرکاری اداروں کے ڈھانچے اور تنظیم کا جائزہ تقریباً مکمل کر لیا ہے ۔ اس کی سفارشات پر بجٹ سیشن کے فوراً بعد غور کیا جائے گا اور اس طرح سے ہونے والی بچت کو ترقیاتی پروگرام میں لگایا جائے گا ۔

(۱۲) مجموعی طور پر مالی معاملات کی مقدار میں اضافہ ہو جانے کے باوجود ذرائع اور وسائل کے قرضے کی حد اور وقتی طور پر بنکوں سے قرضہ لینے کی حد کافی عرصہ سے ایک ہی سطح پر رہی ۔ صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت کے مشورے سے عارضی قرضوں کی گنجائش کی حد کو ۵ کروڑ روپے تک بڑھا دیا ہے جس سے اخراجات میں توازن برقرار رکھنے میں بڑی مدد ملے گی ۔ اسی سلسلے میں حکومت کا ارادہ ہے کہ آئندہ سال میں کچھ مزید تمسکات خریدے جائیں تاکہ ذرائع و وسائل کے معاملات کی کارکردگی میں سہولت پیدا کی جا سکے ۔

(۱۳) حکومت نے آمدنی اور اخراجات میں مطابقت پیدا کرنے میں کچھ دشواری محسوس کی ہے ۔ صوبائی حکومت کے محکمہ مالیات اور مرکزی حکومت کی وزارت مالیات میں بڑا فرق یہ ہے کہ جہاں صوبے میں یہ محکمہ صرف اخراجات کی منظوری دیتا ہے مرکزی وزارت مرکزی محاصل کی فراہمی پر انتظامی نگرانی بھی رکھتی ہے ۔ اس لئے مرکزی وزارت مالیات وصولیات کی آمد اور اخراجات کی دقت کے ارتباط اور نگرانی کے لئے بدرجہا بہتر حالت میں ہے ۔

وصولیات کی مرکزی تفویضات اور مرکزی اور غیر ملکی امدادی رقوم سے حصول کا تعین محکمہ مالیات کے مشورے سے کیا جاتا ہے ۔ مالیہ اراضی اور آبیانے کی وصولیوں کا طریقہ کار بھی ایک مدت سے قائم شدہ ہے ۔ تاہم مالیہ اراضی اور آبیانہ کو چھوڑ کر دیگر صوبائی ٹیکسوں کی رقوم کی فراہمی کو اخراجات کے ساتھ تطبیق دینا ضروری معلوم ہوتا ہے اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن

ڈیپارٹمنٹ کی دوبارہ تنظیم کی جائے | اور محکمہ مالیات کے ساتھ اس کا تعلق کچھ اس قسم کا ہو جیسا کہ مرکزی وزارت مالیات اور اس کے ٹیکس وصول کرنے والے اداروں کے درمیان ہے ۔

(۱۴) بعض ایسے کام ایسے ادارے اور ایسے عہدے بھی ہیں جن کو صوبائی حکومت کی تحویل میں لیئے جانے کے سلسلہ میں بلدیات کو اپنے حصے کی رقوم ادا کرنی پڑتی ہیں ۔ اس مد سے وصولیات حسب توقع ثابت نہیں ہوئیں حتٰی کہ حکومت نے اپریل ۱۹۶۰ء سے ایسی رقوم کو لوکل ریٹ سے وضع کرنا شروع کر دیا ۔ اس مد سے وصولیوں کو بہتر اور با ضابطہ بنانے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے محکمے کو اس مد سے حاصل ہونے والی تخمینی آمدنی کی نگرانی کے فرائض سونپ دیئے جائیں ۔

(۱۵) حکومت نے یکم جولائی ۱۹۶۴ء سے دستکاریوں ، پیشوں اور ہنروں پر ایک ٹیکس عائد کیا تھا ۔ اس مد سے وصولیاں متعدد وجوہات کی بنا پر تخمینوں سے کم رہی ہیں ۔ اس ٹیکس کے تحت سب سے زیادہ آمدنی انکم ٹیکس کی تشخیص کے تحت آنے والے افراد سے حاصل ہوئی ہے ۔ صوبائی حکومت نے محسوس کیا تھا کہ تشخیص کے ریکارڈ اور ٹیکس فراہم کرنے والے ادارے کی تکرار سے بچنے کے لئے مرکزی حکومت سے درخواست کی جائے کہ وہ صوبائی حکومت کی جانب سے انکم ٹیکس تشخیص کئے جانے والوں سے یہ ٹیکس اکٹھا کرے ۔ مرکزی حکومت کی رضامندی حاصل کر لی گئی ہے اور ٹیکسوں کی فراہمی کا کام یکم جولائی ۱۹۶۶ء سے مرکزی بورڈ آف ریوینیو کی تحویل میں دینے کے لئے قواعد میں ضروری ترمیم کی جا رہی ہے ۔ اس فیصلے سے تقریباً نصف کڑور روپے کی باقاعدہ آمدنی ہو سکے گی ۔

جناب والا :

میں نے ایوان کے روبرو حکومت کے بجٹ اور بجٹ سازی کی پالیسی کے چیدہ چیدہ خواص پیش کر دئیے ہیں ۔ مجھے اب بارگاہ رب العزت میں بے پایاں رحمت و برکت کی دعا کے سوا مزید کچھ عرض نہیں کرنا ہے ۔

جناب والا :

اب میں اس معزز ایوان کے روبرو آئندہ مالی سال کے لئے بجٹ پیش کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں ۔

SGPWPL—1966.